بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۶ امان ۱۳۴۵ ہش ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۶ مارچ ۱۹۶۶ء	نمبر ۵۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا

توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو

"صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو قربان کر دیا نہ عزت کی پرواہ کی نہ جان کی بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے۔ اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے۔ اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دے کر اخلاص ثابت کیا۔ ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہو گئے تھے جیسے کوئی ڈیوڑھی پر کھڑا سفر کے لئے تیار ہوتا ہے۔ ویسے ہی لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے۔

لوگوں کے کاموں میں بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے۔ اس فکر میں ہوتے ہیں کہ یہ کرو وہ کرو اور وقت موجل آپہنچتا ہے۔ خدا ایسا نہیں کہ کسی کو ضائع کرے۔ یہ اعتراض کرنا کہ ہمارے املاک تباہ ہو جائیں گے غلط ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے۔ ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہو گا مگر اس کا اجر ان کو کیا ملا۔ خدا تعالےٰ نے بادشاہ کر دیا۔ اور قیصر و کسرےٰ کے وارث ہو گئے۔ مگر خدا تعالےٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا۔ اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے۔ لیکن اصل میں یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے۔

مومن جب تو بہ کرتا ہے اور نفس کو پاک صاف کرتا ہے تو خوف ہوتا ہے کہ میں تو جہنم میں جا رہا ہوں کیونکہ تکالیف کا سامنا ہوتا ہے مگر خدا تعالےٰ اسے ہر طرح سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ موت مختلف طریق سے مومنوں پر وارد ہوتی ہے۔ کسی کو لڑائی سے کسی کو کسی طرح سے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنگ نہ کی تو آپؑ کو لڑکے کی قربانی کرنی پڑی۔ یہ بات قابل افسوس ہے کہ خدا پر امید رکھے اور ایک اور بھی حصہ دار ہو۔ قرآن میں بھی لکھا ہے کہ حصہ سے خدا راضی نہیں ہوتا بلکہ فرماتا ہے کہ حصہ داری سے جو حصہ انہوں نے خدا کا کیا ہوتا ہے وہ بھی خدا انہی کا کر دیتا ہے کیونکہ غیرتِ احدیت حصہ داری کو پسند نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء باوجود غریب یتیم اور بے کس اور بلا اسباب ہونے کے اور پھر بموجب قانون دنیا کے بے ہنر ہوتے کے آگے سے آگے قدم بڑھاتے ہیں اور یہ سب سے پہلا ثبوت خدا تعالےٰ کی خدائی کا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۶۸)

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۵ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گو کل سے طبیعت بہتر ہے لیکن ضعف بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ــ ربوہ ۵ مارچ۔ کل یہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر ہدایت نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں قرآن مجید کی عظمت و شان اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات پر روشنی ڈالکر احباب کو قرآن مجید کا بکثرت مطالعہ کرنے اس کے معانی پر غور کرنے اور قرآنی علوم سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تحریک کا بھی ذکر فرمایا جس کے تحت حضور نے ایک وسیع منصوبہ کے تحت جماعت کے تمام بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے اور جو قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتے انہیں باترجمہ قرآن پڑھانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ آپ نے اس منصوبہ کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں احباب کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

ــ ربوہ ۵ مارچ۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری اور محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ڈیرہ غازی خان، ملتان، اوکاڑہ وغیرہ کی جماعتوں کا دورہ کرنے اور وہاں متعدد جلسوں سے خطاب فرمانے کے بعد کل شام ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ــ محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی کے فرزند عزیز عبد الخبیر کی صحت دیر سے خراب چلی آ رہی ہے وہ ہسپتال میں زیر علاج تھا۔ اب اطلاع ملی ہے کہ عزیز کی حالت پہلے سے قدرے بہتر ہے۔ خون کی حالت بھی پہلے سے اچھی ہے۔ لیکن پیشاب میں البومن بدستور آ رہی ہے۔ جو گردوں میں سوزش کے باعث ہے۔ اب عزیز گھر پر ہے اور علاج جاری ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۶ء بوقت ۸ بجے صبح دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ جو مطبوعہ فارم پر ہو اور جس پر سکول کی مہر اور ہیڈ ماسٹر صاحب کے دستخط ثبت ہوں اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(قائد امور عامہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

آپ دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو شہریت کے حقوق و فرائض کی طرف بھی توجہ دلاتے رہیں

وطن کی طرف سے ہم پر جو ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں انہیں ادا کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے

کوشش کی جائے کہ آئندہ سال ڈیڑھ سال میں جماعت کا ہر بچہ قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے قابل ہو جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا معلمین وقفِ جدید سے خطاب

فرمودہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

ربوہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء۔ آج بعد نماز عصر وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے معلمین کی پہلی باقاعدہ کلاس کے تربیت ختم کرنے کے موقعہ پر ایک تقریب اپنے مرکزی دفتر میں منعقد کی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ سب سے پہلے حضور نے فارغ التحصیل طلباء کی جو رضاکارانہ وردیوں میں ملبوس تھے سلامی لی۔ اس کے بعد کلاس کے آخری امتحان میں اول اور دوم آنے والے معلمین کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے معلمین سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس وقت وقفِ جدید سے تعلق رکھنے والے جو بھائی میرے سامنے کھڑے ہیں۔ ان میں سے کچھ باوردی بھی ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم

اس بات کو کبھی نہ بھولیں

کہ جہاں ہم خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرتے ہیں۔ وہاں ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ دنیا کو دین سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور ایک انسان پر اس کی زندگی میں خدا تعالیٰ نے جو فرائض عائد کئے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم فرض ان حقوق کی ادائیگی بھی ہے۔ جو ایک انسان پر اس کے انسان ہونے کی حیثیت سے یا کسی ملک کے رہنے والوں اور اس کے باشندوں سے تعلق رکھنے کی وجہ سے عائد ہوتے ہیں۔ ہماری قوم ایک لمبے عرصہ تک غیروں کی غلامی میں رہی ہے۔ اس لئے دوسرے آزاد ممالک کی نسبت اسے اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم اسے

شہریت کے حقوق اور فرائض

کی طرف متوجہ کرتے رہیں۔ مثلاً شہری دفاع کو ہی لے لو۔ پچھلے دنوں جب ہندوستان نے پاکستان پر اچانک اور فریب سے حملہ کیا تو ہماری قوم اس حملہ کے دفاع کے لئے تیار نہیں تھی کیونکہ وہ حملہ اچانک تھا اور ہم میں سے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایک دن ہمیں ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جن حالات سے ہماری قوم کو گزشتہ دنوں دوچار ہونا پڑا۔ اس وقت ہمیں شہری دفاع کے سلسلہ میں بہت سے کام کرنے پڑے اور جلدی جلدی کرنے پڑے اور قوم کے ایک حصہ نے ان کاموں میں تربیت بھی حاصل کی۔ کسی قوم کے انقلابی دور میں اگر ہنگامی حالات پیدا ہو جائیں تو اس کے ہر فرد پر کچھ ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور ان ہنگامی حالات سے اس وقت نپٹا نہیں جا سکتا۔ جب تک کہ اس قوم کا ہر فرد اپنی ذمہ واریوں کو پوری طرح ادا نہیں کرتا

گزشتہ جنگِ عظیم کے دوران

انگلستان کے بہت سے کروڑپتی ایسے تھے جو بوڑھا ہونے کی وجہ سے جنگ سے براہِ راست تعلق رکھنے والے کاموں میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ انہوں نے اپنی خدمات ان بموں کو حفاظت کے ساتھ تباہ و برباد کرنے کے لئے پیش کر دیں۔ جو دشمن نے ملک کے مختلف حصوں میں گرائے لیکن وہ پھٹے نہیں تھے۔ اور ان میں سے بہت سے افراد ایسے تھے۔ جنہوں نے اس خدمت کے بجا لانے میں اپنی جانیں دے دیں۔ کیونکہ جب کوئی قوم بیدار ہو اور وہ اچانک پیش آنے والے ہنگامی حالات کے لئے تیار ہوتی ہے۔ اور ضروری ہوتا ہے کہ اس کا ہر فرد قوم کے دفاع اور اس کی بقا کے لئے کچھ نہ کچھ کرے۔ غرض ایسے ممالک اور قومیں جو بیدار ہیں وہ ہنگامی صورت حالات پیش آنے پر اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں اس قسم کی ذہنیت نہیں پائی جاتی۔ حالانکہ غیر مسلم ممالک کی نسبت ہمارے ملک میں یہ ذہنیت زیادہ پائی جانی چاہیئے۔ کیونکہ اسلام نے اس کی نہ صرف ہمیں تعلیم دی ہے۔ بلکہ اس نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ اور ہمیں اس کی یہاں تک ہدایت کی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

حب الوطن من الایمان

یعنی وطن کی محبت ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اور تمہارا مذہبی فرض ہے کہ تم ان حقوق کو نظر انداز نہ کرو۔ جو وطن کی طرف سے تم پر عائد ہوتے ہیں۔ پس چونکہ ہمارے ملک میں اس قسم کی تربیت کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اس زمانہ میں ہماری قوم کے افراد عملی طور پر اس کی طرف توجہ نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات حکومت کے افسران بھی اس کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ اس وقت اس کام کی ابتدا کرتے ہیں یا اس کام کے ابتدا کی کوشش کرتے ہیں۔ جب اسے اگر قوم بیدار اور چوکس ہو تو ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔ اس لئے ہر احمدی فرد پر جہاں یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی قوم میں سیاسی بیداری پیدا کرے۔ اور اس کے دماغوں کی سیاسی میدان میں صحیح راہ نمائی کرے۔ وہاں ہم لوگ مذہباً ان سٹرائکوں اور ہنگاموں کے خلاف ہیں۔ جو امن کو برباد کرکے ملک اور قوم میں انتشار پیدا کرنے والے ہوں۔ جس کے معنے ہیں کہ

ہمارا عقیدہ ہے

کہ ہم اپنے جائز حقوق اس کی سٹرائیکوں اور ہنگاموں کے بغیر پُرامن ذرائع سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح ہمیں حاصل کرنے چاہئیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامل اور مکمل مذہب جس کا نام اسلام ہے عطا کیا ہے۔ جس نے ہمیں ہر شعبہ زندگی کے متعلق مفصل اور ٹھوس ہدایات دی ہیں۔ اس لئے اگر ہم ایک طرف یہ دعوےٰ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مذہب تو نہایت مکمل عطا کیا ہے اور دوسری طرف یہ کہیں کہ اسلام نے ہمیں اپنے جائز حقوق کے حصول کا کوئی جائز طریق نہیں بتایا۔ تو ہمارے دو دعووں اور دو بیانوں میں تضاد پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلام نے اپنے متبعین کے دماغوں میں اپنی کامل تعلیم کے نتیجہ میں اتنی روشنی پیدا کر دی ہے کہ ہم اپنے شہری تمدنی اور سیاسی حقوق کو ہنگاموں فتنوں اور دنگا فساد کے بغیر حاصل کر سکتے ہیں۔

ہمیں ہمارے

جائز حقوق بہرحال ملنے چاہئیں

لیکن ان کے حصول کا جو طریق اختیار کیا جائے وہ امن والا ہو فساد پیدا کرنے والا نہ ہو۔ ہمیں ان حقوق کے حصول کے سلسلہ میں ان طریقوں سے بہرحال اجتناب کرنا چاہیئے۔ جو قوم اور ملک میں انتشار پیدا کرنے والے ہوں۔ پس آپ میں سے ہر فرد نے (اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو) اپنی آئندہ زندگی دین کی خدمت کے لئے گزارنی ہے۔ اور اس دین کی خدمت میں ملک اور قوم کی خدمت بھی شامل ہے۔

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

آپ جہاں بھی جائیں اپنے ماحول میں عوام کے اندر سیاسی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں اور انہیں یہ بات ذہن نشین کرا دیں کہ جائز حقوق کے حصول کے لئے فتنہ۔ فساد۔ اور سٹرائیکیں ضروری نہیں بلکہ ہم اپنے جائز حقوق پیار اور امن کے ساتھ بھی حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہم ان راستوں پر چلیں جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعہ سکھائے ہیں۔

اس وقت ہم اپنے آپ کو دو انتہائی اطراف میں دیکھتے ہیں

قوم کا ایک حصّہ ایسا ہے

جو اپنے جائز حقوق کے حصول کے لئے دنگا فساد اور ہنگامے بپا کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور دوسرا حصّہ وہ ہے جو ان چیزوں کی طرف جن کی قوم کو ضرورت ہے (باوجود اس ضرورت کے احساس کے) حکومت کے افسران کو توجہ نہیں دلاتا۔ اور نہ صرف توجہ ہی نہیں دلاتا بلکہ انہیں توجہ دلانے کی اپنے اندر ہمت نہیں پاتا۔ اس کے اندر اس کام کے لئے کوئی جوش اور ولولہ نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ جو ممالک سیاسی طور پر بیدار ہیں ان کے باشندوں کی طرف سے ہر روز ہزاروں خطوط علاقہ کی ضروریات کے سلسلہ میں حکومت کے افسران کو لکھے جاتے ہیں۔

امریکہ کو ہی لے لو

وہاں ایک حلقہ کے نمائندہ کو ان معاملات کے بارہ میں جو لیجسلیٹو اسمبلی میں زیر بحث ہوتے ہیں اس کے رہنے والوں کی طرف سے ہر روز سینکڑوں خطوط ملتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کو علم ہوتا ہے کہ ہمارے حقوق کیا ہیں اور ہم ان حقوق کو کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ گویا ہماری قوم کا ایک طبقہ ایسا ہے اور وہ اس وقت اکثریت میں ہے جس میں یہ جرأت نہیں پائی جاتی کہ وہ حکام کو اپنے گاؤں شہر یا علاقہ کی ضروریات سے آگاہ کرے۔ اور ایک حصہ وہ ہے جو ان ضرورتوں کی طرف توجہ دلانے اور اپنے جائز حقوق کے حصول کے لئے فتنے کھڑے کر دیتا ہے۔ دنگا فساد کرتا ہے ہنگامے بپا کرتا ہے۔

یہ دونوں انتہائی مقام ہیں

ان میں سے اگر ایک بالکل دائیں طرف ہے تو دوسرا بالکل بائیں طرف ہے۔ اور یہ صورت حالات درست نہیں۔ اسلام درمیان اور وسط کا مذہب ہے وہ ہمیں اکسٹریمز EXTREMES یعنی افراط و تفریط سے روکتا ہے اور درمیانہ رستہ پر جو اسلام کی اصطلاح میں صراطِ مستقیم کہلاتا ہے ہمیں گامزن کرتا ہے۔ غرض قوم کے اندر سیاسی بیداری پیدا کر کے اور سیاسی میدان میں ان کی صحیح راہ نمائی کر کے اور اس کے یہ بات ذہن نشین کرانا کہ جائز حقوق کو ہنگاموں اور دنگا فساد کے ذریعہ حاصل کرنے کی بجائے پُر امن ذرائع سے حاصل کیا جائے۔ ہر بیدار مغز شہری کی عموماً اور ایک واقفِ زندگی کی خصوصاً ذمہ داری ہے۔ پس آپ جہاں بھی جائیں وہاں ہر طرح پُر سکون اور بیدار ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

پھر مذہبی لحاظ سے آجکل

تربیت کا کام

اتنا ہی اہم اور ضروری ہو چکا ہے جتنا ارشاد کا کام۔ شروع زمانہ میں یعنی سلسلہ احمدیہ کی ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ہی مبلغ تھے اور خود ہی مربّی تھے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ ہمارے پاس نہ واعظ ہیں اور نہ مربّی ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود فرشتوں کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں تحریک کر رہا ہے اور ایسے سامان پیدا کر رہا ہے کہ وہ ہمارے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ اور پھر جو لوگ بیعت کر لیتے تھے۔ آپ انہیں بار بار خطوط لکھ کر مجالس میں ذکر کر کے۔ لیکچروں کے ذریعہ اور مضامین لکھ لکھ کر اس طرف توجہ دلاتے تھے کہ آپ بار بار ہمارے پاس آئیں تا آپ صحیح تربیت حاصل کر سکیں۔ ان دنوں جماعت کی تعداد زیادہ نہیں تھی۔ ابھی وہ بہت کم تعداد میں تھی۔ اس کی حیثیت کسی سکول کے ابتدائی طالب علموں ایسی تھی۔ اور کسی دینی تحریک میں ابتداء میں حصہ لینے والوں کی حیثیت مبتدی طلباء ایسی ہی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی تربیت بھی مناسب اضعفی اور اعلےٰ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انہوں نے آئندہ زمانہ میں

دُنیا کا استاد بننا ہوتا ہے

اس لئے خدا تعالےٰ کا نبی اور مُرسل ان کی خود تربیت کرتا ہے اور ان کی تعلیم کی طرف توجہ دیتا ہے۔ چنانچہ آپ میں سے وہ خوش قسمت بھائی جنہیں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام سے فیض حاصل کرنے۔ ان کی صُحبت میں بیٹھنے ان کی زندگی کا مطالعہ کرنے اور ان کے طریق گفتگو کو سمجھنے کی توفیق دی ہے سمجھ سکتے ہیں کہ وہ تربیت کے کس اعلےٰ مقام پر ہیں۔ بہرحال وہ زمانہ اس لحاظ سے بڑا ہی خوش قسمت تھا کہ جماعت کا ہر فرد خود اس زمانہ کے مرسل اور نبی سے براہِ راست فیضیاب ہوتا تھا لیکن اب اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو کثرت بخشی ہے اس وقت جماعت کی تعداد نہ صرف پاکستان میں لاکھوں تک پہنچ چکی ہے بلکہ دنیا کے اکثر ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پہنچ چکی ہے اور ان میں آپ پر ایمان لانے والی ایسی جماعت پیدا ہو چکی ہے جس کی تعداد لاکھوں کی ہے۔ پس اس وقت ہماری جماعت دنیا کے اکناف میں پھیل چکی ہے اس لئے ان کی تربیت کا کام بہت ہی اہم۔ مشکل اور وسیع بن گیا ہے۔ اور تربیت کے لحاظ سے

پہلی چیز جو نہایت اہم ہے

قرآن کریم کا ناظرہ طور پر سیکھنا ہے اور پھر اس کا ترجمہ جاننا ہے۔ یہ بات ہماری جماعت کے لئے بنیاد کے طور پر ہے۔ قرآن کریم ہماری روح کی غذا ہے اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ قرآنِ کریم ہمارا محبوب ہے ہمیں اس کتاب سے شدید محبت ہے کیونکہ یہ نہایت ہی خوبصورت۔ حسین اور عمدہ تعلیم کی حامل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جذبات اس کے متعلق کیا تھے؟ آپؑ خود بیان فرماتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

یہ وہ جذبات ہیں

جو قرآن کریم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت میں پیدا کئے ہیں اور مجھے اس وقت بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے جماعت کے سارے بچے قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے اور ہمارے نوجوانوں کی خاصی تعداد ایسی ہے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتی۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے دو قسم کے بچّے دئیے ہیں ایک وہ بچّے ہیں جو دوسرے لوگوں کے گھروں میں پیدا ہوئے وہیں بڑھے اور پلے۔ پھر ایک وقت آیا کہ خدا تعالےٰ نے انہیں ان کی ماؤں کی گودوں سے اُٹھا کر ہماری گودوں میں لا ڈالا۔ یعنی ہماری جماعت میں ہر سال ایک حصہ ایسے لوگوں کا داخل ہوتا ہے جو غیر از جماعت لوگوں سے آتا ہے اور مذہبی لحاظ سے ان کی حیثیت ان بچوں ایسی ہوتی ہے جو احمدی والدین کے ہاں آج پیدا ہوئے ہوں۔

دوسری قسم بچّوں کی وہ ہے

جو احمدی والدین کے ہاں پیدا ہو رہے ہیں اور ان میں بھی اللہ تعالےٰ نے ہمیں بڑی کثرت بخشی ہے۔ خلافتِ ثالثہ کے قیام کے بعد سے لے کر اب تک جو تین ماہ سے بھی کم عرصہ ہے دوستوں نے خطوط کے ذریعہ جن بچّوں کے نام مجھ سے رکھوائے ہیں ان کی تعداد بھی چار پانچ سَو سے کم نہیں اور اکثر لوگ اپنے بچوں کے نام خود ہی تجویز کر لیتے ہیں۔ بہرحال دو قسم کے بچّے ہمیں بڑی کثرت سے مل رہے ہیں۔ ایک بچّے وہ ہیں جو احمدیت میں نئے داخل ہونے کی وجہ سے اور صحیح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ابھی بچّے ہیں۔ اور دوسرے وہ بچے ہیں جو احمدی والدین کے ہاں پیدا ہو رہے ہیں اور ان دونوں اقسام کے بچوں کی تعداد میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر سال زیادتی ہو رہی ہے۔ ان سب کو

پہلا سبق جو ہم نے سکھانا ہے

وہ قرآن کریم ہے۔ یعنی انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو اور پھر وہ اس کا ترجمہ بھی جانتے ہوں اور جب کوئی قرآن کریم ناظرہ پڑھنا جانتا ہو اور پھر اس کا ترجمہ بھی سیکھ لے تو جب وہ خود قرآن کریم میں غور کرتا ہے تو بہت سی نئی باتیں اُسے معلوم ہو جاتی ہیں اور اگر وہ اس عمل کو جاری رکھے تو بہت جلد وہ استاد بن جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے کہ جو شخص بھی مجاہدہ کرتا ہے اور چاہے یہ مجاہدہ کسی میدان میں ہو کھانے پینے کے سامان کے حصول کے میدان میں ہو صحت پیدا کرنے کے میدان میں ہو۔ دماغوں میں جلاء پیدا کرنے کے میدان میں ہو یا طبائع میں جوش اور ولولہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں ہو۔ اللہ تعالےٰ اُسے کامیاب و کامران کرتا ہے وہ ریاضت اور مجاہدہ کرنے والوں کو اپنے فضل سے بہت کچھ عطا کرتا ہے۔ پس ہم نے جماعت کے ہر بچّے کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ ریاضت اور مجاہدہ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کر سکے اور قرآنی معانی سیکھ سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے زمانہ کے بہترین استاد

اور مربّی تھے۔ اور جب آپؑ اپنی تربیت کے بہترین نتائج پیدا کرنے کے بعد اپنے رب کو پیارے ہو گئے تو اپنی جماعت کو کہہ گئے کہ اس کام کو اب تم نے کرنا ہے۔ پس ہر احمدی کو حضورؑ کا یہ پیغام ہے۔ اور جو اس کے کانوں میں ہر وقت گونجتا رہنا چاہیئے کہ اس نے تربیت کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کرنا ہے۔

قرآن کریم کے پڑھانے کے سلسلہ میں

پچھلے دنوں ایک دوست نے میرے پاس شکایت کی کہ ہمارا شہر کافی بڑا ہے (مصلحتاً اس شہر کا نام نہیں لیتا) اور ہماری جماعت شہر کی وسعت کی وجہ سے کئی حلقوں میں منقسم ہے۔ اور جس حلقہ میں میں رہتا ہوں

اس کے نوّے فیصد بچّے قرآن کریم ناظرہ بھی نہیں جانتے۔ یہ بات سُنکر مجھ پر تو گویا ایک زلزلہ آگیا کہ کتنا ظلم ہے جو ہم کر رہے ہیں۔ ابھی تک ہم اپنی ابتدائی ذمّہ داریوں کو بھی ادا نہیں کرسکے۔ مَیں نے اس دوست کو کہا کہ آپ مجھے اپنی شکایت لکھ کر دیدیں۔ مَیں اس کی تحقیقات کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی شکایت لکھ کر دیدیں اور اب مَیں اس کے متعلق تحقیقات کر رہا ہوں کہ وہ کس حد تک درست ہے لیکن اگر اس دوست کا اندازہ درست نہ بھی ہو یعنی قرآن کریم نہ جاننے والوں کی تعداد ۹۰ فیصد نہ ہو بلکہ ۴۰ یا ۳۰ فیصد ہو تب بھی

ہمیں اپنا فکر کرنا چاہیئے

بلکہ مَیں تو سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت کا ایک بچہ بھی قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتا تو ساری جماعت کو اپنی فکر کرنی چاہیئے جب تک کہ وہ بچہ قرآن کریم ناظرہ نہ جان لے۔

آپ لوگ جلد ہی تربیت کے کام پر مقرر کئے جانے والے ہیں۔ جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے آپ عید کے بعد اپنے تربیتی مراکز میں جا رہے ہیں۔ پس تربیت کے میدان میں آپکے سپرد اہم اور ضروری کام یہ ہے کہ آپ اپنے حلقہ کا جائزہ لیں اور جس حلقہ میں بھی جائیں وہاں معلوم کریں کہ جماعت کے کون کون سے اور پھر کتنے بچے قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے۔ پھر کوشش کریں کہ ان سب کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا انتظام ہو جائے۔ آپ میں سے بہتوں کے لئے تو یہ ممکن نہیں ہوگا کہ ان سب کو خود

قرآنِ کریم ناظرہ پڑھائیں

لیکن آپ میں سے ہر ایک کے لئے یہ یقیناً ممکن ہے کہ جماعت کی ان عورتوں اور مردوں کی جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں یہ ڈیوٹی لگائیں کہ وہ کچھ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھاویں۔ مَیں اس کے متعلق ایک سکیم سوچ رہا ہوں اور دعا بھی کر رہا ہوں۔ پھر بعض باتیں میرے ذہن میں آئی بھی ہیں کہ اگر ہم ان پر عمل کریں اور اجتماعی زور لگا کر جماعت کے ذہنوں کو اس کام کے لئے تیار کریں تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس مہم میں کامیاب کر دیگا اور سال ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ہمارا ہر بچہ قرآن کریم پڑھنے والا ہوگا۔ بڑی عمر کے سارے لوگ پڑھ نہیں سکتے۔ مَیں خود قادیان میں تعلیمِ بالغان کے سلسلہ میں دلچسپی لیتا رہا ہوں۔ مَیں نے دیکھا تھا کہ کئی بڑی عمر کے دوست سبق لے کر جاتے تھے لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ بھول جاتے تھے۔ دوسرے دن وہی سبق پھر دیا جاتا تھا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر انہیں بھول جاتا تھا۔ اور اس طرح یہ سلسلہ کئی دن تک چلتا چلا جاتا تھا۔ اور

کئی مثالیں ایسی بھی ہیں

کہ بعض لوگ تین تین ماہ تک ایک ہی سبق پر اٹکے رہے۔ غرض بعض دماغوں کو بڑی عمر میں جا کر تعلیم کی طرف میلان پیدا نہیں ہوتا۔ انہیں کوئی چیز سکھانے کے لئے بڑی محنت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بچے اکثر معمولی سی محنت سے ہر بات سیکھ جاتے ہیں۔ بہر حال قرآن کریم پڑھانے کا کام بڑا وسیع ہے اور اس کے لئے جو کوششیں کی جائیں گی ان میں بھی وسعت کی ضرورت ہے لیکن جو کام کرنا ہے وہ بہر حال کرنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنی پوری کوشش بھی کرنی چاہیئے اور اس میں کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیئے۔ ہمیں اس سلسلہ میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ نہ دعا کے میدان میں اور نہ اس پر روپیہ خرچ کرنے کے میدان میں غرض مَیں آپ کو پہلا سبق یہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے حلقہ میں جا کر تمام احمدی بچوں کو

قرآنِ کریم ناظرہ پڑھانے کی کوشش کریں

آپ خدا تعالیٰ کے سامنے۔ میرے سامنے اپنی جماعت کے سامنے اور مجلس وقفِ جدید کے سامنے جس کے آپ رُکن ہیں اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ آپ اپنے حلقہ میں جہانتک قرآنِ کریم ناظرہ پڑھنے کا سوال ہے کسی احمدی بچے کو ان پڑھ نہ رہنے دیں۔ مَیں ابھی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کا کام آپکے سپرد نہیں کرتا۔ ابھی صرف قرآن کریم ناظرہ پڑھانا آپ کے سپرد کر رہا ہوں اور اس کے سلسلہ میں قاعدہ یسرنا القرآن بڑا مفید ہے۔ اس کے ذریعہ بچے بہت جلد قرآن کریم پڑھ لیتے ہیں۔ مَیں نے اپنے گھر میں دیکھا ہے کہ اس قاعدہ کی برکت سے ہمارے بچّوں میں سے بعض نے چھ ماہ کے عرصہ میں سارا قرآنِ کریم ختم کر لیا لیکن ہر بچّے کا دماغ اس قابل نہیں ہوتا۔ اور نہ اُسے جلدی قرآنِ کریم پڑھ لینے کا شوق ہوتا ہے۔ پھر ماحول کا دباؤ بھی ہر جگہ ایک سا نہیں ہوتا اس لئے چھ ماہ نہیں۔ بلکہ سال یا ڈیڑھ سال کے اندر اندر آپ کے حلقہ میں ہر احمدی بچہ کو قرآن کریم ناظرہ پڑھ لینا چاہیئے۔ باقی اس سلسلہ میں جو سکیم بنے گی۔ اس کا اجراء اپنے وقت پر ہوگا۔ بہر حال آپ جب عید الفطر کے بعد اپنے مرکز میں پہنچیں تو سارے حلقہ کے

احمدی بچّوں کا جائزہ لیں

کہ ان میں سے کون کون قرآن کریم ناظرہ جانتا ہے اور کون کون نہیں جانتا پھر جو قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے انہیں پڑھانے کا انتظام کریں۔ اور اس کام کی رپورٹ جہاں آپ مجلس وقفِ جدید کے دفتر کو بھیجیں وہاں اس کی ایک نقل مجھے براہِ راست بھی بھیجیں تا مجھے آپ کی کوششوں کا علم ہوتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اسباق سیکھنے اور پھر ان کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر ہر کام میں برکت دعا کے نتیجہ میں پڑتی ہے۔ ہم احمدیوں کو تو اللہ تعالیٰ نے دعا پر زور دے کر اس کی اتنی عادت ڈال دی ہے کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ کسی حقیقی احمدی کو اس وقت تک صبر نہیں آتا جب تک کہ اس کے ہر لقمہ اور ہر گھونٹ پانی کے ساتھ جو وہ پیئے اس کے اندر دعائیہ کلمات نہ جائیں۔ دعا اس کے خون کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ دعا اس کے معدہ میں اس کی غذا کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ دعا اس کی ہڈیوں میں رچ چکی ہے۔ اور اس کے گوشت پوست کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ غرض ہمارا جو کام بھی ہے اس میں دعا کا بڑا حصّہ ہے۔ مثلاً ہمارے سامنے خدام الاحمدیہ کا زیرِ تعمیر ہال ہے۔ اس کے متعلق مَیں سمجھتا ہوں کہ اس کی تعمیر کے ہر مرحلہ پر دعا سے کام لیا گیا ہوگا لیکن کالج کے ہال کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ اسکی ہر اینٹ جتنی گارے اور سیمنٹ کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے اس سے زیادہ وہ دعا کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے۔ جس کی مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تھی۔ پس یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو ہم کوئی دینی یا دنیوی کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے

ہمیں ہر وقت دُعا میں لگے رہنا چاہیئے

اور یہ صرف توجہ کی بات ہے۔ اس پر کوئی پیسہ خرچ نہیں آتا۔ مثلاً آپ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے جائیں تو رستہ میں آپ بیسیوں دفعہ خدا تعالیٰ کی تسبیح کر سکتے ہیں۔ بیسیوں دفعہ خدا تعالیٰ کی تحمید کر سکتے ہیں بیسیوں دفعہ آپ درود پڑھ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی توحید کے کلمات دُہرا سکتے ہیں۔ اس کی عظمت اور جلال کے متعلق خیالات اپنے ذہن میں لا سکتے ہیں۔ پس تم اپنی بات کو دعا میں اس طرح لپیٹ لو جس طرح آجکل کھانے کی چیزوں کو حفاظت کے پیشِ نظر پلاسٹک کے تھیلوں میں لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اور جس طرح پلاسٹک میں لپٹی ہوئی چیزیں لمبے عرصہ تک خراب نہیں ہوتیں وہ لمبے عرصہ تک سڑتی نہیں۔ اسی طرح اگر تم اپنی ہر چیز کو۔ اپنے ہر فعل کو

اپنی ہر کوشش اور جدّ وجہد کو

ہر طریقِ کار کو دُعاؤں میں لپیٹ لو۔ تو شیطان کو اس میں گھُسنے کے لئے کوئی رخنہ اور سوراخ نہیں ملے گا۔ اگر تم ایسا کروگے تو خدا تعالیٰ تمہاری کوششوں میں اس قدر برکت دے گا کہ اُسے دیکھ کر آپ خود بھی حیران ہوں گے۔ اور وہ لوگ بھی حیران ہوں گے جو آج سے سینکڑوں سال بعد ہماری جماعت کی تاریخ لکھیں گے اور آپ کا ذکر کرکے وہ خیال کریں گے کہ وہ معلّم جنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ کوئی زیادہ پڑھے ہوئے نہیں تھے۔ ان کی قابلیّت بھی بہت کم تھی پھر بھی ان کی کوششوں میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت ڈالی کہ اس سے اس قدر حسین اور خوبصورت نتائج برآمد ہوئے۔ خدا کرے کہ وہ ہمیں

حقیقی معنوں میں احمدی

بنائے۔ اور خدا کرے کہ ہم دعا کے اس گُر سے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھایا۔ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔

جماعتِ احمدیّہ چک منگلا ضلع سرگودہا کا

جلسہ سالانہ

جماعتِ احمدیّہ چک منگلا ضلع سرگودہا کا جلسہ سالانہ بروز خمیس وجمعہ ۱۷-۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء کو قرار پایا ہے احباب کثرت سے تشریف لا کر روحانی فائدہ حاصل کریں موسم کے موافق بستر ہمراہ لاویں کھانے کا انتظام جماعت کے ذمّہ ہوگا۔

چک منگلا سوبھاگہ سٹیشن کے متصل ہے

خاکسار

عزیز الرحمٰن منگلا مربّی سلسلہ

محترم اخویم چوہدری محمد اعظم صاحب مرحوم

مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر "شاہد"

میرے مشفق بھائی محسن استاد اور ہمہ وقت معروف رہنے والے خادم سلسلہ یکم فروری بوقت شب ۲ بجکر ۲۵ منٹ پر اپنے محبوب حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

برادرم موصوف گوناگوں اوصاف کے مالک تھے اپنے بھائیوں سے بڑی شفقت سے پیش آتے بڑوں کی بے حد عزت و تکریم کرتے اپنے شاگردوں کے ساتھ نہایت حلم اور بردباری سے پیش آتے۔ آپ کی محبت ہمدردی اور حسن سلوک نے ان کے دل موہ لئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات پر طلباء نے بہت بڑا خلا محسوس کیا۔ دوستوں کے ساتھ آپ کا حسن سلوک ان کو اپنا گرویدہ کئے ہوئے تھا۔ جہاں کہیں بھی چند گھڑیاں گزاریں تو اپنی بے شمار انمٹ یادیں چھوڑ آئے۔ نہایت محنت اور فرض شناسی سے آخر دم تک خدمت سلسلہ کرتے رہے اور کوئی لمحہ ضائع نہ کیا۔ آپ کی انتھک محنت خلوص حسن سلوک اور جذبہ قربانی و ایثار قابل رشک اور قابل تقلید ہیں۔

آپ کا بچپن برادرم موصوف ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو اپنے آبائی وطن شادیوال ضلع گجرات میں پیدا ہوئے آپ کے ننھیال سدو کی ضلع گجرات میں تھے آپ کے دادا جان چوہدری غلام حسن صاحب اپنی انصاف پسندی کے باعث علاقہ میں قاضی مشہور تھے۔ آپ کی پیدائش کے چند سال بعد ۱۹۳۲ء میں آپ کے والد چوہدری محمد رمضان صاحب اپنے آبائی وطن سے ہجرت کر کے مرکز سلسلہ قادیان میں آگئے ۱۹۳۶ء میں آپ کو سکول میں داخل کرو دیا گیا۔ ۱۹۴۰ء میں پرائمری کی تعلیم کے بعد والد صاحب کی خواہش پر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

سن شعور اور حصول تعلیم ۱۹۴۰ء میں آپ نے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر دینی تعلیم حاصل کرنی شروع کی مگر ایک سال بعد آپ سخت تپ محرقہ سے بیمار ہو گئے۔ صحت کی کمزوری کے باعث ایک سال تک فارغ رہے کمزوری صحت کے باعث محترم ماسٹر محمد طفیل صاحب کی درخواست اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے اصرار پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہائی سکول میں داخل ہونے کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ نے نہایت محنت اور جانفشانی سے گذشتہ کمی کو پورا کیا اور ہر کلاس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے ۱۹۴۷ء میں آپ دسویں جماعت کے طالب علم تھے کہ پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ آپ ان دنوں اپنے ننھیال سدو کی ضلع گجرات میں تھے تو معلوم ہوا کہ قادیان ہندوستان میں آگیا ہے۔ چنانچہ آپ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو راشن کے ٹرک میں قادیان پہنچ گئے۔ یہ ٹرک قادیان راشن لے جا رہے تھے۔ مرکز سلسلہ میں ایک عرصہ تک حفاظت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق لاہور آگئے۔ حضور رضی اللہ عنہ کا ارشاد یہ تھا کہ سب طلباء اور اساتذہ قادیان سے چلے آویں۔ پھر حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق ۷ نومبر ۱۹۴۷ء کو چنیوٹ پہنچے کیونکہ چنیوٹ میں سکول کا اجراء ہونا تھا۔ پہلے روز سکول میں صرف ۷ طلباء (اول تا دہم) تھے۔ حکومت کی طرف سے جو سکول الاٹ کیا گیا تھا اس میں سخت گند تھا۔ طلباء اور اساتذہ نے مسلسل تین روز تک وقار عمل کر کے سکول کی عمارت قابل استعمال بنائی۔ مئی ۱۹۴۸ء میں آپ نے میٹرک کا امتحان دیا اور باوجود نہایت مشکل حالات سے دوچار ہونے کے نمایاں امتیاز کے ساتھ کامیاب ہوئے۔

ستمبر ۱۹۴۸ء میں آپ نے زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ سخت مالی مشکلات کے باوجود آپ نہایت استقلال اور محنت سے تعلیم حاصل کرتے رہے بالآخر ۱۹۵۲ء میں آپ نے بی ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ وکالت دیوان میں بطور کلرک کے فرائض سرانجام دیتے رہے پھر وکالت دیوان کی اجازت سے سنٹرل ٹریننگ کالج بی ٹی کرنے کے لئے چلے گئے یکم جون ۱۹۵۵ء کو یہ ٹریننگ ختم ہوئی اور آپ کی عملی زندگی کا آغاز ہوا۔

خدمات سلسلہ آپ اپنی مختصر زندگی میں ہر آن خدمت سلسلہ میں مصروف رہے ۵ جون ۱۹۵۵ء کو آپ نے ناظر صاحب تعلیم کی ہدایت کے مطابق تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں حاضری دی۔ کچھ عرصہ بعد آپ کو عارضی طور پر ہیڈ ماسٹر بنا دیا گیا۔ ان دنوں سکول نہایت ہی نازک دور سے گزر رہا تھا۔ بعض فتنہ پرداز عناصر نے سکول کو ختم کرنے کی پوری کوشش کی طلباء کو فتنہ و فساد پر آمادہ کیا۔ جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے بعض اساتذہ اور دیگر اشخاص نے ایک الگ سکول کی کوشش کی۔ مگر آپ نے نہایت حکمت عملی، ثابت قدمی اور استقلال سے کام لیا۔ بالآخر جو سکول مقابل پر کھولا گیا تھا از خود بخود ہی فیل ہو گیا تقریباً ایک سال بعد مرکز کی طرف سے چوہدری غلام حیدر صاحب بی اے بی ٹی کا تقرر بطور ہیڈ ماسٹر ہوا۔ آپ نے ان کے ساتھ بھی نہایت اعلیٰ تعاون کا نمونہ دکھایا۔ اب سکول دن بدن ترقی کی جانب قدم اٹھا رہا تھا۔ نتائج بہت اچھے نکلنے لگے۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں جب محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے سکول کے طلباء سے خطاب فرمایا تو سکول کی ترقی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

۱۰ نومبر سے آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں آ گئے۔ کچھ عرصہ بعد بورڈنگ ہاؤس کے سپرنٹنڈنٹ کے فرائض بھی سپرد کئے گئے جنہیں احسن صورت سرانجام دیا۔ اور نہایت محنت اور انہماک سے مفوضہ فرائض سرانجام دیتے رہے اپنی انتھک محنت، خلوص، دیانتداری اور قابلیت کی بناء پر آپ نے ایک خاص مقام پیدا کر لیا تیس سال کی عمر میں آپ نے بعض اہم انتظامی فرائض سنبھال لئے جلدی ہی اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کے باعث اساتذہ اور طلباء میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔

۱۹۶۲ء میں آپ نے انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ میں ایم ایڈ کلاس میں داخلہ لیا۔ ایک سال تک نئی طرز تعلیم کی تربیت پانے کے بعد دوبارہ مرکزی سکول میں آ گئے۔ احمدیہ ہوسٹل کے قیام کے سلسلہ میں آپ کو ۱۹۶۳ء میں عارضی طور پر سپرنٹنڈنٹ بنا کر بھیجا گیا۔ تین ماہ تک آپ نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ پھر ناظر صاحب تعلیم کی ہدایت پر واپس آ گئے۔ آپ کی محنت نوجوانوں کے لئے خصوصاً قابل تقلید ہے۔ آپ مسلسل ۱۸-۲۰ گھنٹے تک کام کرتے رہتے اور بہت کم وقت آرام کرتے۔ اس ضمن میں راقم الحروف کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ آپ نے کبھی بھی اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔ ایک ایک منٹ کی قدر کرتے۔ بشیر ہال اور دیگر تعمیراتی کاموں کے ایام میں تو آپ نے چار گھنٹے سے بھی کم آرام کیا ہے۔ (باقی)

وقفِ جدید

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

ہے کارنامۂ فضلِ عمر یہ وقفِ جدید
دکھا رہی ہے جو اپنا اثر یہ وقفِ جدید

اگرچہ راہ کٹھن اور دور ہے منزل
رواں ہے جانبِ منزل مگر یہ وقفِ جدید

نفوذ اس کا ہے اپنے وطن میں چاروں طرف
قدم بڑھاتی ہے شام و سحر یہ وقفِ جدید

خدا کے دین کی اشاعت ہے اس کا نصب العین
سدا جو رکھتی ہے پیشِ نظر یہ وقفِ جدید

وہ طائرانِ چمن بال و پر نہیں جن کے
لگا رہی ہے انہیں بال و پر یہ وقفِ جدید

لگی تھی شاخ جو فخرِ رسل کے ہاتھوں سے
کھلا رہی ہے اسی کے ثمر یہ وقفِ جدید

خدا کرے کہ نئے دور میں بھی اے شبیر
بہت سے پیدا کرے دیدہ ور یہ وقفِ جدید

ہدایات متعلق انتخاب نمائندگان

(۱) نمائندہ مخلص اور صائب الرائے ہو
(۲) جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔
(۳) شعائر اسلام کا پابند یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔
(۴) طالب علم نہ ہو۔
(۵) باشرع اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

نوٹ:۔ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا نہ کیا ہو۔ نیز یہ کہ چندہ جلسہ سالانہ کا چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا اس کے ذمہ ہو (سکرٹریان مال بقایا دار نہ ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے اگر تینوں چندوں کی صراحت سے رپورٹ کریں تو بہتر ہوگا)

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد	۵۰ تک ہو	۲ نمائندے
" " " " " " "	۵۱ سے ۱۰۰ تک ہو	۳ "
" " " " " " "	۱۰۱ " ۲۰۰ " "	۴ "
" " " " " " "	۲۰۱ " ۵۰۰ " "	۶ "
" " " " " " "	۵۰۰ " ۱۰۰۰ " "	۸ "
" " " " " " "	۱۰۰۰ سے زائد	۱۲ "

اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہونگے۔ یعنی اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے۔ تو امیر بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ اور مزید صرف ۳ کا انتخاب کیا جائے

(۷) چندہ دہندگان کے سلسلہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ جب کبھی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو مقرر کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جاتے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے۔

(۹) حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ شوریٰ کی سب کمیٹیوں کے ممبر اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے مقرر ہو کر آیا کریں تاکہ مشورہ زیادہ اچھا ہو سکے اور کام بھی جلدی ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

امتحانات اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

قائدین اور مجالس اطفال الاحمدیہ فوری توجہ فرمادیں

حسب قاعدہ امسال بھی اطفال الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات ۲۷ر مئی بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی ترقی نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔

اسی غرض کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا قیام آپ نے فرمایا تھا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ بچپن میں سیکھی ہوئی بات ذہنوں پر نقش ہو جاتی ہے اور اس زمانہ میں حاصل کیا ہوا علم عمر کے آخری زمانہ تک کام آتا ہے اس عمر میں نئی باتوں کے معلوم کرنے کا شوق بہت ہوتا ہے اور اسی شوق کی وجہ سے بچے مشکل امور بھی یاد کر لیتے ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بے فکری کی وجہ سے ذہن پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا اور ذہن علم سیکھنے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے۔ اگر بچوں کی یہ طبعی خواہش پوری کی جائے تو طبعاً وہ غلط راہوں کو اختیار کر کے برائی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ آجکل جو بچوں کی نافرمانی کی شکایات عموماً والدین کو پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ اور اسی لئے مسلمان بچے قرآن خوانی کی بجائے گلیوں میں فلمی گانے گاتے پھرتے ہیں اور بڑے ہو کر ایسے ام نہاد مسلمان مساجد میں سربسجود ہونے کی بجائے عشرت کدوں میں رنگ رلیاں منانے لگ جاتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ صرف اور صرف علوم دینیہ سے ناواقفیت اور معرفت کی کمی ہے۔ کاش ہم عبرت حاصل کریں اور آئندہ نسلوں کو غلط راہ سے بچانے کی کوشش آج سے ہی شروع کر دیں۔ ہم

ہفتہ تحریک وصیّت

(۱۵ لغایت ۲۲ر اپریل ۱۹۶۶ء)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء کے مشورہ اور سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ کے مطابق اس سال 'ہفتہ تحریک وصیت' ۱۵ لغایت ۲۲ر اپریل ۱۹۶۶ء کے ایام میں منایا جائیگا۔ امراء و صدر صاحبان اور سکرٹری صاحبان وصایا جماعتہائے احمدیہ مطلع رہیں اور کوشش فرمائیں کہ ہر صاحب جائیداد اور کمانے والا غیر موصی احمدی نظام وصیت میں شامل ہو جائے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ

"اس وقت میرے نزدیک یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے" اور "کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جس نے وصیت نہ کی ہو"

الفضل ۵ر جون ۱۹۳۲ء

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

قائدین اضلاع مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس کے لئے رسالہ "خالد" کا خریدار ہونا لازمی ہے لیکن اس وقت تک بہت سی مجالس اس رسالہ کی خریدار نہیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ تمام قائدین اضلاع سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی مجالس کا جائزہ لیں اور جو مجالس اس رسالہ کی خریدار نہیں ان کو خریدار بنائیں اور پھر شعبہ اشاعت کو اپنی ساعی سے مطلع فرمادیں۔

(عبدالجلیل صادق نائب ناظم اشاعت)

ماہنامہ تحریک جدید

"ماہنامہ تحریک جدید" کا مارچ کا شمارہ انشاء اللہ پانچ مارچ کو حوالہ ڈاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک ہفتہ کے اندر پرچہ نہ ملنے کی اطلاع آنے پر پرچہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے گا۔ اگر اطلاع تاخیر سے آئے تو پرچہ دوبارہ بھیجنا مشکل ہوتا ہے

ہر جماعت کے سکرٹری صاحب تحریک جدید سے گذارش ہے کہ ماہنامہ تحریک جدید کی اشاعت کی توسیع میں ہماری مدد فرمائیں۔ تحریک جدید کے چندوں کے ساتھ ہی ماہنامہ تحریک جدید کا چندہ بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ چندہ ادا کرنے کے بعد ہمیں اطلاع دے دی جائے۔ تاکہ پرچہ کی ترسیل شروع کر دی جائے۔

نسیم حنفی

اعلان برائے استانی سکول گھٹیالیاں

ہمیں گھٹیالیاں میں پرائمری مڈل سکول کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے۔ جو میٹرک ۔ا۔ے۔ ایف یا میٹرک ۔ا۔ے۔ وی ہو اور مڈل کلاسز کو عربی بھی پڑھا سکے۔ تمام درخواستیں میرے نام آنی چاہئیں

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

دعائے نعم البدل

برادرم اخویم اختر علی صاحب بھٹی محکمہ برقیات چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا لڑکا عزیزم مبارک احمد عمر ۲ سال ۲۴-۲۵ فروری کی درمیانی شب کو بوقت ۵ بجے صبح دو ہفتہ بیمار رہنے کے بعد قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عزیز ماں باپ کا اکلوتا بچہ تھا۔ جس کی وجہ سے والدین اور باقی عزیز و اقارب کو نہایت صدمہ ہوا۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ (سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید۔ ضلع گوجرانوالہ)

۲- اسلامی علوم بچوں کے ذہنوں میں راسخ کر دیں۔

اس غرض کے لئے ہی یہ امتحانات لئے جا رہے ہیں۔ دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ سے "کتب" کامیابی کی راہیں "حاصل کر کے تعلیمی کلاسوں کے ذریعہ سے یا گھروں میں درس و تدریس کے ذریعہ سے اپنے بچوں کو یاد کروائیں۔

(اقبال احمد نجم)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی :- ۴ مارچ۔ بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ راولپنڈی میں دو دن کی بین المملکتی کانفرنس پر مسئلہ کشمیر چھایا رہا اور فریقین نے زیادہ وقت اسی پرانے جھگڑے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے میں گزارا وہ راولپنڈی سے دہلی واپس پہنچنے پر کل رات ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ ہماری خواہش تھی کہ پہلے دونوں ملک تجارت، مواصلات اور باہمی تعلقات کے دوسرے میدانوں میں تعاون کریں اور حالات کو معمول پر لانے کی کوشش کریں۔ لیکن پاکستان برابر اس بات پر زور دیتا رہا کہ پہلے کشمیر کے جھگڑے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

بھارتی وزیر خارجہ نے یہ دعویٰ کیا کہ انہوں نے بات چیت کے دوران کشمیر کے بارے میں اپنے ملک کا وہی موقف برقرار رکھا جو گزشتہ اٹھارہ سال سے چلا آرہا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بھارت ہمیشہ سے کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ قرار دیتا چلا آیا ہے۔ لیکن حالیہ وزارتی کانفرنس میں اس نے اسے نہ صرف متنازعہ مسئلہ تسلیم کر لیا ہے بلکہ اسے حل کرنے کے لئے آئندہ بات چیت کرنا بھی منظور کر لیا ہے۔

الجزیرہ :- ۴ مارچ۔ الجزیرہ میں پاکستان کے نامزد سفیر مسٹر حامد نواز خان اپنے عہدے کا چارج سنبھالنے کے لئے کل یہاں پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر حامد نواز خان نے کہا ہے کہ پاکستان اور الجزائر نہ صرف دوستی کے گہرے رشتہ میں منسلک ہیں بلکہ دونوں ممالک کے درمیان کئی قدریں مشترک ہیں اور دونوں ملک عالمی امن کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لاہور :- ۴ مارچ۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے کہا ہے کہ حکومت ان تمام چیزوں کی درآمد بند کر دے گی جو ملکی خام مال سے ملک کے اندر تیار کی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے یہ بات ویسٹ ریجنل لیبارٹریز کے معائنہ کے دوران کہی۔ وزیر تجارت نے سائنسدانوں کو مشورہ دیا کہ جو مال درآمد کیا جاتا ہے اس کو ملک کے اندر تیار کرنے کے سلسلہ میں تجربات کریں۔ مسٹر غلام فاروق نے لیبارٹریز کا چار گھنٹے تک معائنہ کیا انہوں نے ایٹمی ازجی سنٹر کا بھی معائنہ کیا۔

نئی دہلی :- ۴ مارچ۔ بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے چین پر الزام عاید کیا ہے کہ وہ بھارت کے جمہوری سوشلسٹ نظریات کو دوسرے ملکوں میں پھیلنے سے روکنا چاہتا ہے۔ اور دونوں ملکوں میں اصل ٹکراؤ نظریاتی ہے۔

مسز اندرا نے پارلیمنٹ کو چین بھارت جھگڑے کا پس منظر بتاتے ہوئے کہا سرحدی تنازعہ کے علاوہ اختلافات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ چین نہیں چاہتا کہ ہمارے جمہوری سوشلسٹ نظام کو دوسرے ملک اپنے یہاں رائج کریں انھوں نے کہا چین کی فوجیں آج ہماری شمالی سرحد پر جمع ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ملک کو دفاعی طور پر زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چین دنیا بھر میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے اور بھارت کی پوزیشن کو کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔

نئی دہلی :- ۴ مارچ۔ بھارت کا ایک ملکی ساخت کا طیارہ نیچی پرواز کے دوران ایک مکان سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں دو افراد ہلاک اور ۶ شدید زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والے طیارہ کے عملے سے تعلق رکھتے ہیں۔

استنبول :- ۴ مارچ۔ آبنائے باسفورس میں کل روس کا ایک تیل بردار جہاز اپنے ہی ملک کے ایک مال بردار جہاز سے ٹکرا گیا۔ اس تصادم کے بعد تیل بردار جہاز سے تیل نکل کر دور دور تک پھیل گیا۔ اور اس میں آگ لگ گئی۔ اس آتشزدگی کی وجہ سے بندرگاہ میں کھڑے اٹلی کے ایک مال بردار جہاز میں اور ترکی پولیس کی ۲ گشتی کشتیوں کے علاوہ ایک رہنمائی کرنے والی کشتی کو بھی نقصان پہنچا۔

لاہور :- ۴ مارچ۔ اقوام متحدہ کے مبصروں کے سربراہ میجر جنرل ایرس میکڈونلڈ نے کل رات شاہی قلعہ میں ایوان خاص میں مشن کے ارکان کے اعزاز میں الوداعی عشائیہ دیا۔ اس دعوت کا اہتمام مشن کے کام کی

اِعلان

تمام امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر قابل نکاح ذکور و اناث کی فہرست ضروری کوائف کے ساتھ دفتر رشتہ ناطہ میں بھجوائیں۔ فہرستوں کے نہ آنے کی وجہ سے ضرورت مند احباب کو رشتوں کے بتانے میں دقت پیدا ہو رہی ہے۔ نیز اکثر اپنی جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ اپنے کام کی رپورٹ نہیں بھجواتے، سو امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو تاکید فرمائیں کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں دفتر رشتہ ناطہ کو بھجواتے رہیں۔

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ۔ ربوہ)

ھوالشافی

مقوی معدہ

یہ دوا معدہ کو طاقت دیتی ہے تبخیر معدہ کو دور کرتی ہے، ریاح کو توڑتی ہے بواسیر کو دور کرتی ہے بدن کو طاقت دیتی ہے کورس چالیس خوراک ۔۔ ۴ روپیہ، بیس خوراک ۔۔ ۲ روپیہ۔ جوابی کارڈ آنے پر مشورہ مفت، **احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ۔**

بواسیر (PILES) چار خوراک میں ختم

جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم سیالکوٹ چھاؤنی تحریر فرماتے ہیں "میں نے آپ کا تیار کردہ پائلز کیور کا چار کیپسول کا کورس ایک کیس میں استعمال کرایا تھا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے کیپسول سے غیر معمولی افاقہ ہوا اور چاروں کیپسول کھانے کے بعد سو فیصدی آرام آگیا تھا اور بعد میں پھر کبھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی"

بواسیر کا چار خوراک سے ختم ہو جانا "کیورٹیو سسٹم" (جدید ہومیو پیتھی) میں قابل تعجب نہیں کیونکہ مجوزہ نزلہ اور اعصاب کا پرانا درد۔ سر درد اور دمہ وغیرہ امراض بھی عموماً دس روپے کی چار خوراکوں سے کلیتاً دور ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے

ہومیو پیتھی رجسٹریشن کورس

(سوالاً جواباً) -/5 روپے۔

ایچ پی فارمیسی دھوریہ دکھاریاں گجرات

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

تکمیل کے موقعہ پر کیا گیا تھا۔ اس میں کینیڈا نائیجیریا اور برازیل کے سفارتی نمائندے، کور کمانڈر لفٹننٹ جنرل بخت رانا اعلیٰ فوجی افسر اور ممتاز شہری شریک ہوئے۔

یہ مشن ۲۶ دسمبر کو فائر بندی کی نگرانی کے لئے پاکستان پہنچا تھا اس کی نگرانی میں پاکستان اور بھارت کی فوجوں کی واپسی کا کام سرانجام پایا۔ مشن نے اپنا کام ختم کر لیا ہے اسے ۲۲ مارچ کو ختم کر دیا جائے گا۔

نیویارک :- ۴ مارچ۔ اقوام متحدہ میں روس کے نمائندے نے سلامتی کونسل کے گزشتہ ماہ کے صدر جاپان کے اکیا ماٹسی پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے ویٹ نام کے مسئلہ پر سلامتی کونسل کے ارکان سے غیر قانونی بحث کی اور اس طرح وہ امریکہ کی حمایت کرنے کے لئے ارکان میں پروپیگنڈہ کرتے رہے روس کے نمائندے نے جو احتجاجی نوٹ اقوام متحدہ کے حوالے کیا ہے اس میں یہ الزام بھی عاید کیا گیا ہے کہ سابق صدر نے کونسل کے ارکان کی مخالفت کے باوجود ویٹ نام کا مسئلہ ایجنڈہ میں شامل کیا۔

راولپنڈی :- ۴ مارچ۔ نئے برطانوی ہائی کمشنر مسٹر کے ایس پکارڈ نے کل صبح ایوان صدر میں محمد ایوب خان کو اپنی اسناد سفارت پیش کیں۔

راولپنڈی :- ۴ مارچ۔ حکومت نے عوام اور کاروباری اداروں سے درخواست کی ہے کہ جنگ کے دوران ان کی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تفصیلات ۱۵ مارچ تک حکومت کو فراہم کر دی جائیں تاکہ اس نقصان کا بھارت سے معاوضہ طلب کیا جائے۔ ایک سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جن پاکستانی باشندوں اور اداروں بنکوں انشورنس کمپنیوں وغیرہ کی بھارت میں جائداد ہے اور جنگ کے دوران ان کو نقصان پہنچا ہے تو اس کی تفصیلات بھی حکومت کو فراہم کر دی جائیں تاکہ یہ پتا چل جائے کہ اندازاً کتنی مالیت کا نقصان ہوا ہے۔ پریس نوٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ پاکستانی باشندوں فرموں اداروں کی طرف سے بھارتی باشندوں کے ذمے جو واجبات ہیں ان کی بھی حکومت کو تفصیل فراہم کی جائے۔

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) **دواخانہ خدمت خلق** رجسٹرڈ **ربوہ سے طلب کریں** مکمل کورس بیس روپے ۲۰

قرآنِ مجید کی رُو سے عبودیت کی چادر کا مل جانا ہی حقیقی انعام ہے

حکومت کا مل جانا یا عزت کا حاصل ہو جانا تو ضمنی اور غیر مقصود اشیاء ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عزت اور ذلت کے قرآنی معیار کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"انبیاء خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ پس جو انبیاء کے انعامات کا طالب ہے یقیناً اس کو تکالیف اور مصائب برداشت کرنی پڑیں گی اسی طرح صدیق اس کو کہتے ہیں جو نبی کے نقش قدم پر چلے اور نبی کی طرح خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچائے۔ تو صدیقوں والے انعام کے طالبوں کو بھی انبیاء کی طرح تکالیف اٹھانی اور قربانیاں کرنی پڑیں گی شہید اس کو کہتے ہیں جو خدا کی راہ میں اپنی جان دے۔

پس وہ بھی کچھ دیتا ہی ہے لیتا نہیں اسی طرح صالح وہ ہے جو احکام الٰہیہ پر عمل کرے گے نہ یہ کہ جاگیردار ہو یا کسی مجلس کا پریذیڈنٹ یا مالدار ہو۔ بلکہ قرآن مجید کے نزدیک نیک وہ ہے جو لوگوں کی خبر گیری کرے ... ذاتی بڑائی کا اس کو خیال نہ ہو اور خدمت خلق پر اس نے کمر باندھ رکھی ہو

ان تمام باتوں کے بعد انسان کو ملتا کیا ہے فرمایا

ایاک نعبد وایاک نستعین

یعنی یہ کہ خواہ نبوت کے ذریعہ سے جستجو کرو۔ خواہ صدیقیت اور شہادت اور صالحیت کے ذریعہ سے ہر رنگ میں تمہاری جستجو عبودیت کے لئے ہونی چاہیئے۔ یعنی عبودیت کی چادر کا مل جانا ہی حقیقی انعام ہے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ عبودیت کی چادر کے مل جانے کے بعد انسان کو دنیاوی انعام بھی مل جاتے ہیں مگر وہ ضمنی انعام ہیں اصل نہیں۔ اصل تو صرف عبودیت کا حصول ہے۔ حکومت کا مل جانا یا عزت کا حاصل ہو جانا تو ضمنی اور غیر مقصود اشیاء ہیں

یہاں تک تو یہ بتلایا گیا ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ سے کیا مانگنا چاہیئے۔ آگے یہ فرماتا ہے کہ کن باتوں سے محفوظ رہنے کی انسان کو دعا اور خواہش کرنی چاہیئے اور وہ کونسی ذلت ہے جس سے بچے رہنے کا خواہشمند ہونا ضروری ہے۔ فرمایا

غیر المغضوب علیھم

ولا الضالین۔

یعنی ذلت اس کا نام نہیں کہ لوگ ہم کو گالیاں نہ دیں۔ ہمارے بائیکاٹ نہ کریں۔ ہمارا الیس دین بند نہ کردیں۔ بلکہ حقیقی ذلت یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ بھول جائے جس کا

غیر المغضوب علیھم

میں ذکر ہے یا انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دے جس کا

ولا الضالین

میں ذکر ہے پس فرمایا کہ تم یہ دعا مانگو کہ اے خدا تو ہم کو اپنے دربار سے نہ نکال اور ہم کو اس سے محفوظ رکھ کہ ہم تجھ کو چھوڑ کر کسی اور طرف کو چل دیں۔ پس اس ذلت سے بچنے کی اگر ہم دعا کریں تو ہم پر ہرگز کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ جب خود خدا تعالیٰ نے اس ذلت سے بچنے کا حکم فرمایا ہے تو پھر اعتراض کے کیا معنے ہیں

پس قرآن مجید کے بیان کردہ عزت اور ذلت تو یہ ہے جس کا اوپر ذکر ہوا اگر ہم اس عزت اور ذلت کے خلاف کوئی اور عزت اور ذلت ٹھہرالیں اور اس عزت کے طالب اور اس ذلت سے بچنے کی کوشش کریں تو ہم اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہوں گے۔"

(الفضل ۱۸ اگست ۱۹۶۲ء)

محترم منشی امیر محمد صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہیڈ کلرک دفتر الفضل محترم منشی امیر محمد صاحب مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۶ء کو امیر چک ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ قادیان میں اور پھر لاہور میں دفتر الفضل میں بطور ہیڈ کلرک خدمات سرانجام دیں۔ احباب جماعت آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

باغی میزو قبائل نے آزاد حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا

ناگا قبائل بھی میزو باغیوں کی مدد کے لئے پہنچ گئے

نئی دہلی :- ۵ مارچ۔ تازہ اطلاعات کے مطابق آسام کے پہاڑی ضلع ایجال کے صدر مقام کے علاوہ باقی تمام علاقہ پر ابھی تک میزو باغیوں کا قبضہ ہے اور بھارتی فوجیں ۴۸ گھنٹہ کی فوجی کارروائی کے باوجود ابھی تک بغاوت پر قابو نہیں پا سکی ہیں۔ باغی ایجال پر قبضہ کرنے کے لئے بار بار حملے کر رہے ہیں۔ اور شہر کے باہر فریقین میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔

بغاوت کے علاقہ سے وفادار آبادی کا انخلاء جاری ہے اور محفوظ علاقوں کی سڑکیں ان لوگوں سے بھری ہوئی ہیں۔ ادھر خفیہ ریڈیو نے اپنی نشریات میں اعلان کیا ہے کہ انہوں نے اپنا علاقہ آزاد کرا لیا ہے اور آزاد میزو حکومت قائم کر دی گئی ہے ریڈیو پہاڑی لوگوں سے بار بار امداد کی اپیل بھی کر رہا ہے

ادھر آسام کے وزیر اعلیٰ مسٹر چالیہا نے صورت حال کو انتہائی خطرناک قرار دیا ہے اور اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ باغیوں نے سارے صوبہ کے امن و امان کو خطرہ میں ڈال دیا ہے انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ ناگا قبائل بھی میزو قبائل کی مدد کو پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ مسٹر چالیہا نے کہا کہ مسلح ناگا دستے اس علاقہ میں وسیع پیمانے پر گڑبڑ پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور انہوں نے آسام اور ناگالینڈ کی سرحدوں پر فوجی نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔

بھارتی پارلیمنٹ میں کل سہ پہر کے اجلاس میں میزو قبائل کی بغاوت پر بحث ہوئی اور متعدد ارکان نے حکومت پر نااہلی اور غفلت کے الزامات لگائے انہوں نے کہا کہ اس علاقہ میں حکومت کے خلاف سرگرمیوں کی خبریں ایک عرصہ سے آ رہی تھیں۔ اور پہاڑی لوگوں کی طرف سے کئی بار مرکز کو شکایات بھیجی گئیں لیکن کسی نے ان کی طرف توجہ نہیں دی اور اس کے نتیجہ میں ملک کے لئے ایک نازک مسئلہ پیدا کر دیا گیا ہے ان ارکان نے حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ بغاوت کو اس طرح کچل دیا جائے کہ بے قصور لوگوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے

ربوہ میں سنٹرل باسکٹ بال کا سرکاری کیمپ

قومی کھیلوں میں شرکت کرنے والی ٹیم کی تربیت

یکم مارچ سے سنٹرل باسکٹ بال کا سرکاری کیمپ تعلیم الاسلام کالج کے کورٹس میں شروع ہے۔ اس میں ربوہ کے علاوہ باہر کے بھی کھلاڑی شامل ہیں۔ سنٹرل ملبوز کی یہ ٹیم قومی کھیلوں میں ریلوے۔ آرمی۔ ایئر فورس نیوی۔ پولیس۔ کراچی اور مشرقی پاکستان کے خلاف ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ مارچ کو لاہور میں کھیلے گی۔ کیمپ کے نگران اور کوچ پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے ہیں۔ ٹیم کی صبح شام تربیت ہو رہی ہے۔ شائقین حضرات تشریف لا کر کھیل دیکھ سکتے ہیں۔

درخواست دعا

میرے والد بزرگوار مکرم ولایت حسین صاحب (سابق دکاندار) قریباً ایک ماہ سے عرق النساء کی شدید درد میں مبتلا ہیں۔ رات بہت بے چینی اور بے قراری میں گزرتی ہے۔ چلنا پھرنا دوبھر ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے والد محترم کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ہدایت اللہ ہادی محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴